170833 ـ خاوند كے ساتھ رہنے ميں راحت و سكون نہيں اس ليے عليحدگى چاہتى ہے

سوال

ميرى شادى كو كم از كم پندرہ برس ہو چكے ہيں اور ميرا خاوند بڑا مہربان ہے، ہم ايك دوسرے كے واجبات ادا تو كر رہے ہيں ليكن ايك دوسرے سے لگاؤ نہيں ہے، اسى طرح ہمارے جنسى تعلقات بھى بہت كم ہيں، صرف واجبى حق ہى ادا ہوتا ہے.
اتنے برسوں كے بعد بھى ميں محسوس كرتى ہوں كہ ميرى ازدواجى زندگى سعادت والى نہيں اور ميں اللہ كا شكر ادا نہيں كرتى، بلكہ پچھلے دو ماہ سے تو ميں ايك دوسرے شخص ميں دلچسپى لينے لگى ہوں جو ميرى عليحدگى كے بعد مجھ سے شادى كرنا چاہتا ہے، ميں يہ محسوس كرنے لگى ہوں كہ اگر اپنى اس خاوند سے عليحدہ نہ بھى ہوئى تو ميں اپنے خاوند كے ساتھ مخلص نہيں رہونگى.
اس ليے آپ مجھے كيا نصيحت كرتے ہيں كہ اس حالت ميں دين اسلام ہميں كيا كہتا ہے، ميں نے اپنى دنيا تو ضائع كر لى ہے، ليكن اپنى آخرت ضائع نہيں كرنا چاہتى، برائے مہربانى ميرے سوال كا جواب ضرور ديں، ميں ايسے افراد سے دريافت نہيں كرنا چاہتى جو دين اسلام كا علم نہيں ركھتے ميرى اس مشكل كا حل صرف علماء كرام ہى بتا سكتے ہيں اگر يہ جگہ ميرے سوال كے ليے مناسب نہيں تو برائے مہربانى آپ مجھے كسى ايسے عالم دين كا بتائيں جو ميرى مشكل كو حل كر سكے، اللہ تعالى آپ كو جزائے خير عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہر شادى كامياب نہيں ہوتى، بلكہ بعض شادياں كامياب اور بعض ناكام ہوتى ہيں، اور بعض اوقات ايسا بھى ہى ہوتا ہے كہ خاوند اور بيوى دونوں يا پھر كوئى ايك اپنى شادى كو ناكام تصور كرتا ہے، ليكن وہ عليحدگى اور ازدواجى زندگى كو ختم كرنے كى بجائے مزيد صبر و تحمل سے كام ليتے ہيں اور آپس ميں اختلافات اور جھگڑوں كے اسباب تلاش كر كے اس كے حل كى كوشش كرتے ہيں، تو ايسى شادى سارى زندگى قائم رہتى ہے، حالانكہ اس كى راہ ميں بہت سارى مشكلات آئيں اور تقريبا ان كى ازدواجى زندگى ختم ہونے كے قريب تھى كہ ان ميں استقرار پيدا ہوگا.

اسى ليے قرآن مجيد اور سنت نبويہ خاوند اور بيوى كو حسن معاشرت كى بہت تلقين كرتى اور اس كى بہت زيادہ راہنمائى كر رہے ہيں، اور ان ميں جو اختلافات اور جھگڑے پيدا ہوتے ہيں انہيں حل كرنے كے طريقے بتاتے ہوئے

وعظ و نصیحت یا پھر ہلکی پھلکی مار یا بائیکاٹ جیسے طریقوں سے راہنمائی کی گئی ہے.

اور اگر خاوند کی طرف سے زیادتی ہو تو پھر خاوند اور بیوی دونوں کے خاندان میں سے ایك ایك منصف شخص کو اختلاف حل کرنے کے لیے مقرر کرنے کا کہا گیا ہے، اور خاوند کو بیوی کے معاملہ میں صبر و تحمل سے کام لینے کا حکم دیا گیا ہے کہ اگر وہ بیوی کا کوئی غلط کام دیکھتا ہے تو اسے بیوی میں ایسی بہت ساری اچھی صفات ملیں گی جن سے وہ راضی ہو جائیگا، اسی طرح قرآن و حدیث میں بہت ساری وصیتیں ایسی ہیں جو ان جھگڑوں اور اختلافات کو ختم کر دیتی ہیں.

صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مومن مرد مومن عورت سے بغض نہیں رکھتا اور ناراض نہیں ہوتا، اگر اسے اس کا کوئی ایك اخلاق اچھا نہیں لگتا تو وہ اس کے کسی دوسرے کام سے راضی ہو جائیگا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1469).

اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا اراہ رکھنے والے شخص سے فرمایا تھا:

" تم اسے طلاق کیوں دینا چاہتے ہو ؟

اس نے جواب دیا: میں اس سے محبت نہیں کرتا.

چنانچہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے جواب دیا:

" کیا سب گھروں کی بنیاد محبت پر ہی قائم ہے، دیکھ بھال اور خیال کرنا اور شرم کرنا کہاں گئی ؟!!

دیکھیں: عیون الاخبار (3 / 18).

ایك دوسرے کا خیال کرنے سے افراد خانہ میں رحمدلی پیدا ہوتی ہے، اور ہر کوئی دوسرے کے متعلق واجب چیز کی پہچان ہوتی ہے.

اور ایك دوسرے کی شرم کرنے سے ہر کوئی شخص دوسرے سے علیحدہ راہ اختیار کرنے سے اجتناب کرتا ہے، یا پھر اس کے ہاتھ سے تفرقہ پیدا نہیں ہوتا.

دوم:

ہماری سائلہ بہن اگر آپ دیکھیں اور محسوس کریں کہ آپ اور خاوند کے مابین اصلاح کے سارے راہ مسدود ہو چکے ہیں اور کوئی وسیلہ نہیں رہا، تو پھر آپ کی مشکل کا شرعی حل آپس میں ایك دوسرے سے علیحدگی ہے اور اللہ تعالی آپ دونوں کو ایك دوسرے سے غنی کر دےگا، آپ کو اس سے بہتر مل جائیگا، اور آپ کے خاوند کو بھی کوئی بہتر بیوی مل جائیگی.

بلاشك و شبہ بری زندگی سے ایك دوسرے سے علیحدہ ہو جانا ہی بہتر ہے کیونکہ زندگی اجیرن ہو جائے تو انسان نفسیاتی اور جسمانی مریض بن کر رہ جاتا ہے، اور شرعی مخالفات پیدا ہو جاتی ہیں.

جیسا کہ آپ کے ساتھ ہو رہا آپ کسی غیر محرم اور اجنبی شخص میں دلچسپی لے رہی ہیں! اس کام کا انجام بہت خطرناك اور بہت سزا ہے، اور اسی طرح آپ کا خاوند بھی ہو سکتا ہے کسی اور عورت میں دلچسپی لینے لگا ہو، اس لیے آپ دونوں کو اپنی ازدواجی زندگی کے بارہ میں کوئی مناسب فیصلہ کریں.

یہاں ہم متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ آپ کے لیے اس اجنبی اور غیر محرم شخص سے تعلقات رکھنا حلال نہیں، چاہے یہ تعلقات کسی بھی ناحیہ سے ہوں، اور آپ کے لیے ابھی سے ہی شادی کرنے کے وعدے کرنا حلال نہیں، بلکہ آپ پر ان تعلقات کو ختم کرنا واجب ہے، اور اس کے لیے آپ وعدہ وغیرہ مت کریں یا ایك دوسرے کا انتظار بھی نہیں کہ یہاں سے فارغ ہو کر شادی کرینگے.

ہو سکتا ہے آپ کے اس مرد کے ساتھ تعلقات ہی آپس میں اختلافات کا باعث ہوں، جب آپ یہ تعلقات ختم کر دیں اور بعد میں آپ کو محسوس ہو کہ آپ کا خاوند سے طلاق لینا ہی بہتر ہے تو آپ اپنے حالات کو زیادہ بہتر طریقہ سے جانتے ہیں پھر اللہ جو چاہے آپ میں فیصلہ کر دیگا.

اور اگر ممکن ہو سکے تو آپ کسی صلح پسند اور نیك و صالح شخص کو اپنے اختلافات حل کرنے کا کہیں تا کہ وہ قریب ہو کر آپ کی مشکل کو دیکھ کر کوئی فیصلہ کرے اور مناسب حل بتا سکے، ہو سکتا ہے یہی افضل و بہتر ہو اور حقائق کو بھی مناسب طریقہ سے معلوم کر سکے.

ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالی آپ اور آپ کے خاوند کو خیر و بھلائی پر جمع رکھے، اور آپ دونوں کے لیے خیر و بھلائی کے حصول میں آسانی پیدا فرمائے.

برائے مہربانی آپ درج ذیل سوالات کے جوابات کا مطالعہ کریں:

بیوی اپنے خاوند کی بجائے کسی اور اجنبی اور غیر محرم شخص میں دلچسپی محسوس کرے تو اس کے متعلق حکم اور معلومات معلوم کرنے کے لیے سوال نمبر (45520) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اگر بیوی اپنے خاوند سے محبت نہیں کرتی اور اس کے ساتھ رہنے میں سعادت محسوس نہیں کرتی تو بیوی کو کیا کرنا چاہیے اس کے لیے آپ سوال نمبر (101423) کے جواب کا مطالعہ کریں.

سوال نمبر (102637) کے جواب میں بیان کیا گیا ہے کہ اگر کوئی دین پر عمل کرنے والا خاوند اپنی بیوی سے محبت تو کرتا ہے لیکن اس کی بیوی اس میں دلچسپی نہیں لیتی تو کیا حل ہے، آپ اس کا بھی مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .